صنف مخالف کی مشابہت
ایک مہلک بیماری

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صنف مخالف کی مشابہت

ایک مہلک بیماری

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

صنف مخالف کی مشابہت

ایک مہلک بیماری

اہتمام ———— محمد عبد منیب

ناشر ———— مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ———— ۱۴۲۹ھ

حالیہ اشاعت ———— ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 60-00

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیة اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر I-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

خطبہ مسنونہ	۶
سخنِ وضاحت	۸
صنفِ مخالف کی مشابہت	۹
صنفِ مخالف کی مشابہت کرنے والے پر لعنت	۱۲
وہ ہم میں سے نہیں	۱۳
جنت میں داخلے سے محرومی	۱۳
صنفِ مخالف کی مشابہت ماہرینِ نفسیات کی نظر میں	۱۷
اس بیماری کی وجوہات	۱۹
صنفِ مخالف کی مشابہت ایک صریح دھوکہ	۲۰
ناشکری کا بدترین انداز	۲۰
اسلام میں اس جرم کے انسداد کی تدابیر	۲۱
صنفِ مخالف کی مشابہت علمائے اسلام کی نظر میں	۲۲
صنفِ مخالف کی مشابہت کے مہلک نتائج	۲۲
مخلوط معاشرہ اور مشابہت	۲۵
مساواتِ مرد وزن مشابہت ہی کا ایک انداز	۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جنس پرستی مشابہت کا ایک خبیث انداز ۲۶
اہلِ سدوم کے جانشین ۲۷
بیرونی تبدیلی سے اندرونی تبدیلیوں تک ۲۷
☆ مشابہت سے گریز کن کن امور میں ۳۱
لباس ۳۲
ریشمی لباس ۳۳
ریشم ملا کپڑا ۳۷
ٹخنے ڈھانکنے میں مشابہت ۳۸
ٹوپی اور چادر ۴۰
زعفرانی رنگ کے کپڑے ۴۱
جوتے ۴۲
زیور ۴۲
مردوں کا بناؤ سنگھار ۴۴
انگوٹھی ۴۵
گھڑی کا چین ۴۶
پھولوں کے ہار یا گجرے ۴۸

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو	۴۶
خوب صورتی کے لیے رنگ دار چیزوں کا استعمال	۴۷
بال رنگنا	۴۸
میک اپ	۴۸
بال کٹانا اور بنانا	۵۰
بالوں کی نمائش کرنا	۵۲
مردوں کا داڑھی صاف کرنا	۵۳
گفتگو میں مشابہت	۵۵
صنفِ مخالف کی ضمیریں استعمال کرنا	۵۷
اشارے کرنے میں مشابہت	۵۸
نسوانی لہجہ	۵۸
صنفِ مخالف کے مخصوص کام کرنا	۵۹
سفر	۶۱
بچے، والدین اور صنفِ مخالف کی مشابہت	۶۲
صنفِ مخالف کی مشابہت اور امیرِ شہر کی ذمہ داری	۶۷
آخری بات	۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

(صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث:۱۸۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’بے شک حمد اللہ ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘ ’’اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔‘‘ (سورہ نساء، آیت نمبر ۱)

’’اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع وفرماں بردار ہو۔‘‘

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۲)

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ڈرو اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔‘‘ (سورہ احزاب، آیت نمبر ۷۰۔۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخنِ وضاحت

زیرِ نظر کتابچہ پہلی بار ۱۴۱۹ھ میں شائع ہوا، بعد ازاں اس کی دو تین بار اشاعت ہوئی، اب چار پانچ سال سے اس کی اشاعت التوا میں تھی، کیوں کہ خیال تھا کہ اس کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ اب اس کتابچے میں درج ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں:

☆ مکمل حوالہ جات کا اہتمام

☆ بعض نئے عنوانات کا اضافہ

☆ ترتیب بھی نئے انداز سے

امید ہے قارئین اس کتابچے کو پہلے کی نسبت زیادہ بہتر محسوس کریں گے۔ اگر قارئین مخلصانہ تجاویز دیں تو انہیں ضرور شاملِ اشاعت کیا جائے گا۔

والسلام

ام عبد منیب

محرم الحرام: ۱۴۳۵ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ مخالف کی مشابہت

صنفِ مخالف کی مشابہت کا مطلب ہے: مرد کا عورت کی اور عورت کا مرد کی نقالی کرنا، مرد کا زنانہ چیزیں اور عادتیں جب کہ عورت کا مردانہ چیزیں اور عادتیں اختیار کر لینا۔

مشابہت ایک شرعی اصطلاح ہے جسے تشبہ بھی کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا لباس، حلیہ، لہجہ، چال، بناؤ سنگھار، .... اپنی صنف، قوم یا ہم پیشہ لوگوں کے علاوہ کسی اور کا لباس، حلیہ، لہجہ، چال، بناؤ سنگھار اپنا لے تو اسے تشبہ یا مشابہت کہا جاتا ہے۔

اسلام نے درج ذیل لوگوں کی مشابہت یا تشبہ اختیار کرنے سے منع کیا ہے:

☆ شیطان

☆ جانور

☆ کافر، مشرک، منافق

☆ اہل کتاب

☆ اہل جہنم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ فاسق وفاجر اور بے حیا لوگ

☆ مرد کا عورت کی اور عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تشبّہ بقوم فھو منھم (ابوداؤد:۴۰۳۱)

''جس نے کسی کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔''

اس حدیث کی رو سے ایک مسلمان جب کسی کافر، مشرک، اہلِ کتاب، اہلِ جہنم، نیز فاسق وفاجر اور بے حیا آدمی کی کسی خاص پہچان اور علامت میں نقالی کرتا ہے وہ اسی کا ہم مشرب وہم مذہب شمار کیا جائے گا اور یہ حقیقت بھی ہے کہ پولیس کی وردی پہننے والے کو لوگ پولیس ہی کا آدمی سمجھتے ہیں، جس نے گلے میں صلیب لٹکائی ہو وہ عیسائی ہی سمجھا جائے گا۔

جو مرد عورتوں کی طرح کوکے، بالیاں، کڑے اور لاکٹ وغیرہ پہنے وہ عورت ہی لگے گا، جو عورت پتلون شرٹ پہنے وہ عورت کی بجائے مرد نظر آئے گی۔ تشبہ یا نقالی کرنے کے درجِ ذیل نقصانات اور خرابیاں ہیں:

☆ لوگوں کو جو وہ خود نہیں ہے اس کی نقالی کر کے اس دھوکے میں مبتلا کرنا کہ میں نے جو حلیہ اختیار کیا ہے وہی ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنا کہ تو نے مجھے مرد یا مسلمان بنایا ہے لیکن مجھے اپنا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپ پسند نہیں مجھے اس کا مخالف روپ پسند ہے اس لیے میں نے ویسا ہی حلیہ اختیار کر لیا ہے۔

☆ صنفِ مخالف کے تشبہ کی صورت میں خود کو ظاہر کرنے لیے ایسی اضافی اشیاء اور تکلفات کا سہارا لینا پڑتا ہے جو عام حالات میں انسان کو میسر نہیں ہوتیں مثلاً مرد کا عورت بننے کے لیے داڑھی مونڈنا یا میک اپ کے لیے زنانہ چیزیں حاصل کرنا وغیرہ۔

مشابہت، تشبہ یا نقالی کرنا بجائے خود ایک مذموم لفظ ہے اور اس کا ارتکاب کرنا گو کسی بھی درجے میں ہو، مذموم ہے۔

یاد رہے کہ جن لوگوں یا گروہوں کی اتباع کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے، ان کی پیروی کرنے یا ان جیسا حلیہ، ان جیسی عادات، ان جیسا لہجہ، ان جیسی چال، ان جیسا لباس، ان جیسے مشاغل وغیرہ اختیار کرنے کا نام مشابہت نہیں، اتباع و انقیاد ہے جو شرعاً مطلوب بھی ہے اور محمود بھی۔

ان لوگوں یا گروہوں میں انبیا، صدیقین، شہدا، محسنین و مومنین، اتقیاء و علما، محدثین و فقہا وغیرہ شامل ہیں۔

صنفِ مخالف کی مشابہت حرام اور ممنوع کام ہے اور اس کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ مخالف کی مشابہت کرنے والے پر لعنت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لعن النبیُّ ﷺ المخنثین مِن الرجالِ والمترجلاتِ من النساءِ

وقال: اخرجوھم من بیوتکم

''لعنت کی نبی ﷺ نے مخنث مردوں پر اور اسی طرح مرد بننے والی عورتوں پر بھی لعنت کی اور فرمایا: ان مخنثوں کو گھروں سے نکال دو۔''

(بخاری، کتاب اللباس: ۵۸۸۵۔ ابوداؤد: ۴۹۹۷)

اس حدیث میں دو لفظ آئے ہیں: (۱) مخنثین (۲) مترجلات

(۱) مخنثین، مخنث کی جمع ہے جس کا مطلب ہے ایسا مرد جس کے صنفی اعضاء میں زنانہ پن بھی شامل ہو۔ یہ ایک خلقی کمزوری یا نقص ہے، اس کی وجہ سے کوئی بھی شخص قابلِ ملامت یا قابلِ نفرت نہیں کیوں کہ یہ ایک غیر اختیاری فعل ہے۔ لیکن اگر ایسا مرد اپنے اختیار سے نسوانی عادات، حرکات اور لباس وغیرہ اختیار کرے تو وہ ان مخنثوں میں شامل ہے جن پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ اگر کوئی مرد ہونے کے باوجود زنانہ حرکات و عادات یا لباس وحلیہ وغیرہ اختیار کر کے عورتوں کی نقالی کرے تو اس حدیث کی رو سے اس پر لعنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) المترجلات: یہ المترجلہ کی جمع ہے، اس کا مطلب ہے: ایسی عورت جو حرکات و عادات اور لباس و حلیہ وغیرہ میں مردوں کی نقالی کرے، ایسی عورت پر بھی رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔ یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لعنت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ایسے شخص پر اللہ کی اور فرشتوں کی بھی لعنت ہے۔

لعنت، رحمت کی متضاد صفت ہے جو شخص موجبِ لعنت کام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی لعنت کا شکار ابلیس ہوا، اس لیے جو موجبِ لعنت کام کرے وہ انبیاء و صالحین کا رستہ چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لعنت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے مرتکب نے ایک ایسا کام کیا ہے جو بحیثیت ایک بندے کے اسے زیب نہیں دیتا۔ اس نے مذکورہ گناہ کا کام کر کے اپنے آپ کو انسانیت کے مقام سے گرا لیا اور اللہ کے غیظ و غضب کو دعوت دی۔

وہ ہم (امتِ مسلمہ) میں سے نہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

لیسَ منّا من تشبه بالرجال من النساءِ ولا مَن تشبه بالنساءِ من الرجال.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور مردوں میں سے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد ہم میں سے نہیں ہیں۔''

(مسند احمد:۶۸۷۵)

یہ نبی اکرم ﷺ کی جانب سے مذکورہ نقالی کا گناہ کرنے والے مرد اور عورت کے لیے سخت ہلاکت، غصے اور جہنم میں داخل کر دینے والا فرمان ہے:

''ہم میں سے نہیں'' اس وعید کی شکلیں درجِ ذیل ہیں:

☆ اس کا ہمارے ساتھ یعنی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

☆ وہ امتِ مسلمہ کا فرد شمار نہیں کیا جائے گا کیوں کہ ایسے شخص نے مسلمان ہونے کی علامت اپنے ہاتھوں تشبہ اختیار کر کے کھو دی۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے اور حوضِ کوثر کے پانی سے وہ شخص محروم رہے گا۔

یاد رہے کہ تشبہ یا نقالی کرنے والا مرد یا عورت چاہے اپنے آپ کو مسلمان کہے، مسلمانوں میں شمار کرے یا بعض عادات مسلمانوں والی بھی اپنا رکھی ہوں تب بھی وہ اس وعید سے نہیں نکل سکتا جب تک کہ وہ توبہ کر کے اپنے حقیقی صنفی حلیے اور عادات نہ اپنا لے۔

جنت میں داخلے سے محرومی:

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آدمی کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔(۱) دیوث (۲) عورتوں میں سے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (۳) بوڑھا شرابی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! بوڑھا شرابی تو معلوم ہے، یہ دیوث کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی بیوی کے پاس غیر محرم آئے اور وہ غیرت محسوس نہ کرے۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کیا: عورتوں میں سے مرد بننے والی عورت کون سی ہے؟ فرمایا: جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (بیہقی، بحوالہ الترغیب وترہیب: ۳۰۶۵)

درج بالا حدیث میں تین لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ جن میں پہلا آدمی دیوث ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے دیوث کی وضاحت بھی فرمادی۔ آپ ﷺ نے شوہر کا نام لیا کیوں کہ شوہر بیوی کے معاملے میں سب سے زیادہ غیرت مند ہوتے ہیں اور یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی کے پاس کوئی غیر محرم آئے یا ان کی بیویاں غیر محرموں سے میل ملاقات یا آمد و رفت رکھیں۔ اس میں باپ، بھائی، بیٹے اور خواتین کے دیگر تمام قریبی مرد رشتہ دار بھی شامل ہیں جو اپنی بیٹی، بہن، ماں، بھتیجی، بھانجی وغیرہ کو باہر آزادانہ آنے جانے سے نہیں روکتے۔ ایسی جگہیں جہاں نامحرم مرد بھی ہوں وہاں جانے سے منع نہیں کرتے اور گھروں میں بھی نامحرموں سے اپنی عورتوں کی میل ملاقات کو ناپسند نہیں کرتے۔ اس صورت میں ہر مرد اپنی جگہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوث ہے، اگر وہ منع سختی کے ساتھ کرتا ہو لیکن متعلقہ خاتون اس کی بات نہ مانے تو پھر وہ دیوث نہیں ہے۔

یاد رہے کہ مرد کو اپنی بیوی پر مکمل اختیار ہوتا ہے، اسی طرح اسے جب تک شادی نہ ہو اپنی بیٹی پر پابندیاں عائد کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہوتا ہے اس لیے شوہر اور باپ کو چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے ان کے مردانہ جگہوں اور مجلسوں میں جانے یا غیر مردوں سے ملنے سے سختی سے منع کریں۔

ماں، بہن، بھتیجی، بھانجی وغیرہ پر بعض مردوں کو پورا اختیار ہوتا ہے لہٰذا ان کے معاملے میں بھی مرد کو غیرت مند ہونا چاہیے اور اگر اسے مکمل اختیار نہ ہو تب بھی جتنا ہو سکے اپنا اختیار استعمال کر کے انہیں بے راہروی اور بے حیائی والے امور سے روکنا چاہیے۔

مذکورہ حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ جو عورت مردوں کی نقالی کرتی ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگی اور جو مرد عورتوں کی نقالی کرتا ہے وہ بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یاد رہے کہ دیوث (بے غیرت) ہونے اور صنفِ مخالف کی نقالی کرنے کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جو مرد باغیرت ہو وہ اپنے بیٹے، بیٹی، شوہر، بیوی یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رشتہ دار کو صنف مخالف کی نقالی جیسا اوچھا اور گھٹیا کام کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں دے سکتا لیکن جو مرد دیوث (بے غیرت) ہو وہ اپنے رشتہ داروں کی نقالی جیسی ملعون حرکات کو بھی برداشت کرلیا کرتا ہے، گویا اس کی حیا اور غیرت مر جاتی ہے، جیسا کہ دورِ حاضر میں نامحرم مرد اور عورتیں ایک ہی جگہ پر ملازمت کرتے، مل کر چائے پیتے، کھانا کھاتے اور گپ شپ لگاتے ہیں، دن بھر میں سے عموماً چھ گھنٹے سے لے کر دس گھنٹے نامحرم باہم کام کرتے ہیں، رات کو سونے کے چھ سے آٹھ گھنٹے نکالنے کے بعد یہ پتا چلتا ہے کہ بیویاں شوہروں کے پاس اور شوہر بیویوں کے ساتھ ایک دو گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں گزارتے، اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق روزانہ جنت سے بے دخلی کی سند پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگاتے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیے، تا قیامت پوری دنیا کے ہر انسان کے لیے آپؐ کے افعال و اعمال کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپ نے صنفِ مخالف کی مشابہت کرنے کو ایک ملعون فعل قرار دیا، جس کے انسانی اخلاق اور ایمان کے لیے مہلک ہونے کا پتا چلتا ہے۔

ماہرینِ نفسیات کی نظر میں:

دورِ جدید میں اسے سب سے پہلے ایک جرمن ڈاکٹر میگنس ہرشیفلڈ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۵ میں اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ انہوں نے اس بیماری کو مخالف جنس لباس پرستی (Trasvetism) کا نام دیا۔ اس بیماری کی علامت کے مطابق مرد کے دل میں یہ خواہش بیدار ہوتی ہے کہ وہ زنانہ لباس پہنے اور اپنے آپ کو عورت بنا کر پیش کرے۔ ابتدا میں وہ تنہائی میں نسوانی آرائش اختیار کر کے آئینہ دیکھ کر لذت حاصل کرتا ہے، آہستہ آہستہ وہ لوگوں میں بھی اس حلیے میں آنے لگتا ہے۔ ماہرین نے اپنی تحقیقات جاری رکھیں اور اس بیماری کی تشریح کرتے ہوئے اس کی درج ذیل اقسام کی نشان دہی کی۔

(۱) مخالف جنس لباس پرستی: (Trasvetism)

اس بیماری میں مبتلا شخص مخالف جنس کے لباس پہن کر تسکین حاصل کرتا ہے، اس عارضے کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کا بیمار شخص مخالف جنس کا لباس پہن کر ہی جنسی تسکین حاصل کرتا ہے وہ مخالف جنس کے دوسرے رویے نہیں اپناتا۔

(۲) نوجوانوں میں جنسی تشخص کا عارضہ: (Sorders Of Psycho Sexual)

یہ عارضہ نوجوانوں میں پایا جاتا ہے، اس میں مبتلا فرد جنسی انفرادیت کھودیتا ہے۔ لڑکی ہونے کی صورت میں وہ لڑکوں جیسے رویے، لباس اور عادات واطوار اپنا لیتی ہے اور لڑکا ہونے کی صورت میں وہ نسوانی رویے، چال ڈھال، پوشاک اور بناؤ سنگھار اپنا لیتا ہے۔ اس کی عام قسم وہ ہے جس میں نوجوان لڑکے نسوانیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبادہ اوڑھے نظر آتے ہیں۔ تاہم یہ عارضہ لڑکیوں کو بھی ہو سکتا ہے۔

(۳) مخالف جنس کردار پرستی: (Trans Sexualism)

یہ عارضہ مخالف جنس لباس پرستی سے ملتا جلتا ہے، تاہم اس میں مبتلا افراد اپنے جسمانی اظہار کو معیوب سمجھتے ہیں۔ اس بنا پر وہ اپنے جسم کا آپریشن کروا کر جنسی اعضاء کو احتیاط سے چھپا لیتے ہیں اور پھر مخالف جنس کا لباس اور کردار بھی اپنا لیتے ہیں۔ اس عارضے میں مرد اور عورت دونوں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

اس بیماری کی وجوہات:

تحلیلِ نفسی کی روشنی میں اس بیماری کی درج ذیل وجوہات ہوتی ہیں۔ فرد احساسِ کمتری اور عدم اعتمادی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ وہ اپنے اصل صنفی روپ کو چھپا کر صنفِ مخالف کے روپ میں خود کو دیکھ کر ذہنی اور جنسی تسکین حاصل کرتا ہے۔

☆ فرد صنفِ مخالف کو اپنے سے برتر خیال کرتا ہے اس لیے اس کا لباس اور وضع قطع اپنا لیتا ہے۔

☆ صنفِ مخالف کی مشابہت اختیار کر کے اپنے لیے اس میں جگہ پیدا کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ صنفِ مخالف کی قربت حاصل کر کے جنسی لذت حاصل کر سکے۔

☆ ایسے لوگوں میں خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے، وہ اس کمی کو پورا کرنے لیے صنفِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف کی مشابہت کا سہارا لیتے ہیں۔

☆ یہ عمل کردار کے غیر متوازن اور غیر پختہ ہونے کی علامت ہے۔

☆ فرد صنفِ مخالف کے طور طریقے اور وضع قطع اپنا کر توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆ اس بیماری میں مبتلا لوگ بیمار اور پست ذہنیت کے حامل ہوتے ہیں۔

صنفِ مخالف کی مشابہت ایک صریح دھوکہ:

صنفِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنا ایک ذلیل و مکروہ دھوکا ہے، جسے اپنا کر فرد دیکھنے والوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ مرد نہیں عورت ہے، یا عورت نہیں مرد ہے۔اس طرح وہ صرف دوسروں کو ہی نہیں خود اپنے آپ کو بھی فریب دیتا ہے۔

ناشکری کا بدترین انداز:

نیز وہ اپنے خالق سے شکایت کرتا ہے مجھے تو اپنا وہ روپ پسند ہے جو میں نے بہ تکلف اپنایا ہے، مجھے تیری عطا کی ہوئی صنف پسند نہیں۔گویا یہ ناشکری کا بدترین طریقہ ہے۔جب کہ ارشادِ ربانی ہے:

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (النساء:۳۲)

''اور جس چیز میں سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تمنا مت کرو، مردوں کو ان کے کاموں کا ثواب ملے گا اور عورتوں کو ان کے کاموں کا جو انہوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل طلب کرتے رہو، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔"

اسلام میں اس جرم کے انسداد کی تدابیر:

ایک دیہاتی خاتون کا خاوند فوت ہو گیا۔ رواج کے مطابق اس کے میکے والے سوگ کے لیے آئے۔ مرد حسبِ دستور مردانہ پھوہڑی پر چلے گئے۔ عورتیں بَین کرتی اور سینہ پیٹتی ہوئی میت کے چاروں طرف کھڑی ہو گئیں۔ ایک خاتون کی آواز اتنی پر درد، پرسوز اور سحر کار تھی کہ سن کر حاضرین کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ کسی نے پوچھا: مرنے والے سے ان صاحبہ کا کیا رشتہ ہے؟ جواب ملا: یہ صاحبہ نہیں صاحب ہیں اور مرنے والے کی بیوی کے چچا زاد۔ یہ سننا تھا کہ گاؤں بھر میں شور مچ گیا کہ ایک مرد نوحہ کرنے میں عورتوں سے بھی بازی لے گیا۔ یہ صاحب نہ صرف یہ کہ بین کرنے میں ماہر تھے بلکہ عورتوں کی طرح گلے میں دوپٹہ، داڑھی مونچھ سے بے نیاز، چال ڈھال میں بھی خواتین کے مشابہ تھے۔ ان صاحب نے خواتین کی مشابہت اختیار کر کے خود کو خاتون ظاہر کرنا چاہا۔ وہ نامحرم خواتین میں خاتون بن کر گھس آئے۔ خواتین نے بھی اسے اپنا ہم مشرب سمجھ کر قبول کر لیا۔ انہوں نے اس حرکت سے تمام خواتین کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی، یوں وہ نامحرم خواتین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نگاہوں کا نشانہ بنے لیکن شریعت کی نظر میں یہ کتنا سنگین جرم ہے، اس بات کا اندازہ شروع میں پیش کی گئی احادیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

ماہرینِ نفسیات محنتِ شاقہ کی تحقیق کے بعد جس نتیجے پر آج پہنچے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مکرم رسول، معلمِ کتاب وحکمت ﷺ نے اس بیماری کا صدیوں پہلے نہ صرف انکشاف کیا بلکہ اس کے پھلنے اور پھولنے کے تمام امکانات پر اللہ کی لعنت جیسی وعید سنا کر ایسی مضبوط باڑیں لگا دیں کہ ایک متوازن، سلیم الطبع اور صالح کردار کا شخص اس رجحان کے قریب بھی پھٹکنے کا نہیں سوچ سکتا۔

صنفِ مخالف کی مشابہت علمائے اسلام کی نظر میں:

رسول اللہ ﷺ کے مکتبہِ علم و دانش سے بصیرت اور بصارت حاصل کرنے والے محدثین، فقہا اور علماء بھی صنفِ مخالف کی مشابہت کے ایک مہلک جنسی عارضہ ہونے سے پوری طرح واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس سے متعلق فرامینِ نبوی ﷺ کو انہی ابواب کے تحت بیان کیا جہاں وہ مرد اور عورت کے لباس، ان کے درمیان شرم وحیا اور ستر وحجاب کے اصول وضوابط پر مشتمل احادیث بیان کرتے ہیں۔

صنفِ مخالف کی مشابہت کے مہلک نتائج:

صنفِ مخالف کی ایک علامت یا زیادہ علامات کو اختیار کرنا عام انسانوں کی نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک بے ضرر سا عمل ہے۔ ایک عورت مردانہ لباس پہنے یا زنانہ...... ایک مرد ریشمی، بیل بوٹوں والے سوٹ زیب تن کرے یا خالص مردانہ وضع کے...... اس سے بھلا مرد کی ذات پر کیا اثر پڑتا ہے؟ یا معاشرے میں اس سے کیا بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

عام انسانی سوچ اس رجحان کو اسی انداز سے دیکھتی اور سوچتی ہے لیکن اگر اس پر تھوڑی سی بھی سوچ بچار کی زحمت گوارا کر لی جائے تو معاملہ اس کے برعکس نظر آئے گا۔ جب صنفِ مخالف کی ایک علامت اختیار کی جاتی ہے تو باقی تمام علامات لاشعوری طور پر خود بخود فرد میں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ جو عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے اس کی چال میں بھی مردانگی آجاتی ہے۔ جو مرد عورتوں کا لب ولہجہ یا محاورے استعمال کرنے کا عادی ہے وہ عورتوں میں بیٹھ کر بات کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ جو عورت مردانہ پیشہ اختیار کرتی ہے۔ ہم پیشہ مردوں سے سابقہ پڑنے کی وجہ سے وہ انہی کی حرکات، عادات اور زبان اختیار کر لیتی ہے گو اس میں اس کے شعور کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت میں شکل وصورت کے لحاظ سے تو فرق رکھا ہی ہے۔ سوچ، جذبات، رجحانات اور عادات کے لحاظ سے بھی دونوں میں بُعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرے میں، چاہے وہ بت پرست ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا توحید پرست...... لب ولہجہ، لباس، جوتے، بال بنانے، اشارے کرنے، زبان اور محاورے غرض ہر چیز میں دونوں کی الگ الگ تخصیص موجود ہے۔

جو پیشے مرد کے لیے مخصوص ہیں ان کے لیے ہر زبان میں مؤنث کا صیغہ غائب ہے مثلاً صدر، وزیرِ اعظم، چیئرمین، معمار، لوہار، مستری، کلرک، منشی، انجینئر، ڈاکٹر، مکینک، پلمبر وغیرہ۔

دورِ جدید میں جب جمہوریت نے زبردستی مرد اور عورت کی یکساں اہمیت اور صلاحیت کو منوالیا تو ان تمام مذکر ناموں کے ساتھ اسے لیڈی کا اضافہ کرنا پڑا جیسے لیڈی کونسلر وغیرہ۔ اس کے برعکس جو کام مرد اور عورت دونوں سے متعلق چلے آرہے ہیں ان کے لیے مرد اور عورت کے لیے الگ الگ نام موجود ہیں۔ جیسے مصنف، مصنفہ...... ملازم، ملازمہ...... معلم، معلّمہ وغیرہ۔

دورِ حاضر میں دیگر نفسیاتی اور جنسی امراض کی طرح صنفِ مخالف کی مشابہت کا مرض بھی ایک عام وبا کی طرح پھیل چکا ہے۔ اس رجحان نے معاشرے کی تمام اقدار کو الٹ پلٹ کر دیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان امتیاز کی جو دیوار صدیوں سے موجود تھی وہ دھڑام سے گر گئی ہے۔ مردوں کا کسی عورت کو دیکھ کر احترام سے نظریں جھکا لینا...... گاڑی میں کسی خاتون کو کھڑا دیکھ کر نسوانیت کی عزت کے پیشِ نظر اسے نشست پیش کر دینا...... عورتوں کا اجنبی مردوں کا سایہ دیکھتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں طرف حجاب کا حصار مضبوط کر دینا اور خاموش آواز اور چال کے ساتھ گزر جانا...... دقیانوسی زمانے کی بوسیدہ روایات کا روپ دھار رہی ہیں۔ شانہ بشانہ کی کوشش میں مخلوط معاشرہ اپنے پھن پھیلا چکا ہے۔

مخلوط معاشرہ اور مشابہت:

صنفِ مخالف کی مشابہت نے مخلوط معاشرے کو جنم دیا ہے یا مخلوط معاشرے نے صنفِ مخالف کی مشابہت کو جنم دیا ہے، اس بحث سے قطع نظر یہ حقیقت ہے کہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں جہاں جس حد تک مخلوط معاشرہ ...... مخلوط تعلیم یا مخلوط ماحول ہوگا، وہاں اسی حد تک صنفِ مخالف کی مشابہت بھی موجود ہوگی۔

طلبہ کا طالبات کی طرح بناؤ سنگھار کرنا ...... چمکیلے، بھڑکیلے اور پھول دار کپڑے پہننا...... کڑے، چوڑیاں، کوکے، بالیاں، ہار اور لاکٹ وغیرہ پہننا...... بار بار آئینہ دیکھ کر بال بنانا...... ناخن پالش، مہندی اور مختلف خوشبویات اور کریمیں استعمال کرنا ...... لوچدار زنانہ لہجہ میں بات کرنا ...... شوخ چشم ہونا اور مضحکہ خیز حرکات کرنا...... طالبات کا طلبہ کی طرح سائیکل اور کار چلانا...... کھیلوں میں بے حجابانہ حصہ لینا...... مردانہ کپڑے پہننا...... کمرہ تدریس میں مرد پروفیسروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا...... مردانہ بوٹ پہننا...... چشمہ لگانا...... دوپٹہ سے جان چھڑانا...... ہیٹ کا استعمال کرنا...... لڑکوں کے ساتھ ساتھ قدم ملا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنا...... یہ سب صنفِ مخالف کی مشابہت نہیں تو کیا ہے؟

مساواتِ مرد وزن مشابہت ہی کا ایک انداز:

دورِ حاضر میں مرد وزن کی مساوات کا سحر کار اور پر فریب جال بھی مشابہت ہی کی سیڑھی پر قدم رکھتا ہوا اب اس دور میں داخل ہو گیا ہے کہ عورتوں نے ہر شعبے میں مرد کے مقبوضات پر تسلط حاصل کر لیا ہے۔ عورت جو نفسِ انسانی کی نرم و نازک کونپلوں کی نگہداشت کر کے انہیں تناور درخت کی صورت معاشرے کے سپرد کرتی تھی۔ اب وہ خود کو مردِ آہن منوانے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔ مرد جس کا کام جہادِ زندگانی میں شمشیر و سناں کے جوہر دکھانا تھا، اب داڑھی مونچھ صاف کر کے عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کے ہزاروں لوازمات کے ساتھ صنفِ نازک کو نیچا دکھانے میں مصروف ہے۔

ہم جنس پرستی مشابہت کا ایک خبیث انداز:

نوبت بہ ایں جا رسید کہ اب صنفِ مخالف کو اپنا شریکِ زندگی چننے کی بجائے اپنی ہی صنف کو شریکِ زندگی بنانے کی غیر فطری روش پھل پھول رہی ہے۔ جب ایک مرد مرد سے یا ایک عورت عورت سے نکاح کرتی ہے تو وہ ان دو میں ایک اپنے آپ کو صنفِ مخالف کی جگہ پر منواتا اور مانتا ہے۔ یوں وہ رب العالمین کے دیے ہوئے پاکیزہ اصولِ ازدواج کا منہ چڑانے کی گستاخ، ذلیل اور خبیث حرکت کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ صنفِ مخالف کی مشابہت کا یہ ملعون اور خبیث انداز یورپ میں اس قدر عام ہو چکا ہے کہ اسے اللہ کی زمین پر خدا بننے والوں نے قانونی جواز بھی دے دیا ہے۔

اہلِ سدوم کے جانشین:

یوں شرم وحیا اور عفت وعصمت کے تحفظ کو پرانے زمانے کی فرسودہ روایات کہنے والے خود صنفِ مخالف کی مشابہت کرتے کرتے ہزاروں برس پرانی مبغوض و معتوب قوم اہلِ سدوم کی گلی سڑی اور خبیث ومکروہ لت میں گرفتار ہو گئے ہیں، جس کے نتیجے میں ایڈز کی مہلک اور لاعلاج بیماری نسلِ انسانی کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔

ہلاکت کی یہی وہ آخری سٹیج ہے جس سے بچانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے صنفِ مخالف کی ہلکی سی مشابہت کو بھی موجبِ لعنت قرار دیا۔

بیرونی تبدیلی سے اندرونی تبدیلیوں تک:

صنفِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے کی بیماری ان افراد میں بھی پائی جاتی ہے جو اپنا زیادہ وقت صنفِ مخالف کے ساتھ گزارتے ہیں یا جن کا بچپن صنفِ مخالف کے ساتھ گزرا۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ جو لڑکی بچپن ہی سے بھائیوں یا کزن لڑکوں میں پل کر جوان ہوئی وہ اپنا ذکر مذکر ضمیر ہی کے ساتھ کرتی ہے۔ لڑکوں جیسے کپڑے پہنتی اور انہی کی طرح کے کھیل کھیلتی ہے۔ یہی حال لڑکیوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلنے والے لڑکوں کا ہوتا ہے۔

ایک فرد جب چال ڈھال، وضع قطع یا حرکات وسکنات میں صنفِ مخالف کی نقل اتارتا ہے تو آہستہ آہستہ یہ چیز اس کی پختہ عادت بن جاتی ہے جسے علمائے نفسیات فطرتِ ثانیہ کا نام دیتے ہیں۔ان کی تحقیق کے مطابق فطرت وہ امور ہیں جو انسان کو جبلی طور پر ودیعت کیے گئے ہیں۔ جب ایک فرد خلافِ فطرت عادات کو اپنا کر اپنے آپ کو دوسری فطرت میں ڈھال لیتا ہے تو اس کے خیالات، جذبات، میلانات اور رجحانات پر صنفِ مخالف کے خیالات، جذبات، میلانات اور رجحانات غالب آجاتے ہیں چونکہ دماغ ہی پورے جسم کے فکری وعملی، عضلاتی وعصبی، سمعی وبصری اور شہوانی وصنفی حواس کو اپنے تابع رکھ کر ان سے کام لیتا ہے لہٰذا صنفِ مخالف کی مشابہت کرنے والے فرد کے ان تمام حواس میں تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔

یورپ جہاں عملی زندگی میں مرد وزن کی تخصیص اب قصہ پارینہ بنتی جارہی ہے، جہاں ہم جنس پرستی اپنے عروج پر ہے، وہاں کے چند سنجیدہ دانش ور ایک تیسری جنس پر خاصے پریشان نظر آرہے ہیں لیکن شرم وحیا سے آزاد مغربی معاشرہ ان کی بات سننے کے لیے تیار نہیں۔

ایک امریکی مصنف اپنی تشویش کا اظہار یوں کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین مینیجروں نے بتایا کہ انہیں اس وقت تک وہ اختیارات اور پوزیشن حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ مردوں کی طرح کام کرنا نہ سیکھیں۔ بروم کے خیال میں یہ تبدیلی عورتوں کے لیے خطرناک ہوگی کیوں کہ انہیں آثار نظر آئے کہ ایسی عورتیں بہت زیادہ سخت مزاج اور مردانہ خصوصیات کی مالک بنتی جارہی ہیں اور اپنی ساری نسوانیت مٹاتی جارہی ہیں۔ اس بے چینی کا اظہار انہوں نے اپنی کتاب The Third Sex میں کیا ہے۔ جو خواتین مردوں کی طرح کام کو ترجیح دیں گی وہ ایک تیسری جنس بن کر ابھریں گی۔ ان کے خیال میں ملازمت کی طرف راغب ہونے کے بعد وہ شادی اور اولاد سے گریز کرکے اپنی زندگی کے اصل مقصد سے فرار حاصل کررہی ہیں۔ (از اینڈر یو ہیکر کی کتاب ''امریکی لوگوں کی شماریاتی تصویر'' بحوالہ شعاع شمارہ ۱۹۸۸، ترجمہ محترمہ زیب النساء رضوی)

جو عورت...... عورت بن کر گھر سے نکلی، وہ جلد ہی عفت و عصمت کی متاعِ گراں کھونے کے ساتھ ساتھ پسپا ہو کر تنہائی، دل شکستگی اور تذلیل میں جا گری۔ جو عورتیں مردانہ معاشرے میں تھوڑا بہت جمی رہیں وہ اپنی نسوانیت کو دبا کر صنفِ مخالف کی عادات اور وضع قطع کے بل پر ہی جمی رہیں۔

اس انگریز مصنف نے ان خواتین کے بیانات پیش کیے ہیں جنھوں نے ایسی ملازمتوں کو اختیار کیا جو اس وقت تک صرف مردوں کے لیے مخصوص تھیں۔ مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائپ فٹر، Metal Shent ورکر وغیرہ۔

متعدد خواتین نے یہ ملازمتیں اس لیے چھوڑ دیں کہ انہیں سوسائٹی سے علیحدہ سمجھا جانے لگا۔ بعض نے ساتھ کام کرنے والوں کے طنزیہ جملے اور شادی کی بے تکی پیشکشوں سے تنگ آ کر نوکری چھوڑ دی۔ جو خواتین ان مشکلات کے باوجود جمی رہیں ان میں وہ عورتیں تھیں:

(۱) جو گھر سے باہر رہنا پسند کرتی تھیں۔

(۲) جن کے والدین نے انہیں لڑکا بنا کر پرورش کیا۔

(۳) جن کے گھر میں بہت سے بھائی تھے۔

(۴) کچھ ایسی تھیں جن کے شوہر انہیں اکسا کر اس میدان میں لائے۔

(۵) بہت سی تحریکِ نسواں کے نتیجہ میں برابری کے شوق میں آئی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہت سے گریز..........کن کن امور میں

اسلامی معاشرے میں صنفِ مخالف کی مشابہت کے رجحان کو کبھی پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے قابلِ نفرت سمجھا گیا۔ جو شخص صنفِ مخالف کی حرکات، عادات یا لباس اختیار کرتا ہے اسے ماہی منڈا یا خُسرہ جیسے تحقیر آمیز لقب دیے جاتے۔

دورِ حاضر میں مسلمانوں نے جہاں دیگر احکامِ اسلامی سے غفلت برتنا شروع کر دی ہے وہاں دیگر ذہنی عوارض کی طرح صنفِ مخالف کی مشابہت کا مرض بھی عام ہو گیا ہے۔

شادی میں ایک تقریب پر ایک نوعمر کو دیکھا گیا کہ وہ بڑے سلیقے سے کرسیاں سجا رہا ہے اور کھانا میز پر چن رہا ہے، کسی کی زبان سے نکل گیا، یہ لڑکا بڑا ہونہار ہے ، بڑی سلیقہ مندی سے کام کر رہا ہے، اس پر پیچھے سے آواز آئی کہ ''میاں کیا فرما رہے ہیں یہ لڑکا نہیں بلکہ میری لڑکی ہے۔ ان صاحب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ان صاحب کے سراپا پر ایک نظر ڈال کر کہا.....معاف کیجئے گا، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ اس کی والدہ ہیں''.....فوراً جواب ملا ''میاں صحیح دیکھا کیجئے، میں اس کی والدہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد ہوں۔"

یہ صرف ایک تقریب ہی کا واقعہ نہیں بلکہ ہمارے معاشرے میں لباس، جوتے، بالوں کی تراش اور حرکات وسکنات کے لحاظ سے مرد اور عورت کی تخصیص ختم ہوتی جا رہی ہے۔ خصوصاً بچوں اور نوجوانوں میں تو یہ تمیز کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔

صنفِ مخالف کی مشابہت جیسے کبیرہ گناہ سے بچنے اور مرد وعورت کی تخصیص قائم رکھنے کے لیے جو حدود اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے مقرر کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

لباس:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا:

لعن رسول اللّٰه الرجل يَلْبَسُ لِبْسَةَ المرأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرجلِ

"رسول اللہ ﷺ نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مردوں پر اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔"

(ابوداؤد: ۴۰۹۸۔ احمد: ۲/ ۳۲۵۔ نسائی: ۹۲۵۳۔ ابنِ حبان: ۱۴۵۵۔ حاکم: ۴/ ۱۹۴)

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ زنانہ کپڑے پہنیں مثلاً بلاؤزر، غرارہ، ساڑھی، فراک، زنانہ انداز کی شلوار، قمیض، کرتا، پاجامہ،...... نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھول دار کپڑے، کڑھائی والے کپڑے...... چمکیلے کپڑے...... چمکیلے بٹن، پھول دار چادر...... یا زنانہ قسم کی چادر وغیرہ۔

اس طرح خواتین کے لیے مردانہ کٹائی سلائی والے کپڑے، جیکٹ، ٹوپی، پتلون، جینز، شرٹ، مفلر، مردانہ چادر، مردانہ رومال، سفاری سوٹ وغیرہ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے (دورانِ نماز) اس کے بیل بوٹوں پر نگاہ ڈالی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ، اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا اور اس سے دوسری سادہ چادر لے آؤ۔ (بخاری، باب الاکسیۃ والخمائص)

معلوم ہوا کہ مردوں کو سادہ کپڑے پہننے چاہییں جب کہ عورتوں کے لیے پھولدار اور کڑھائی والے لباس پہننا جائز ہے۔

ریشم:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُرِّمَ لِبَاسَ الحریر والذهب علیٰ ذُكورِ امتی واُحِلَّ لِاُنَاثِهِمُ

''میری امت کے مردوں کے لیے (اللہ کی طرف سے) ریشم اور سونا حرام کیا گیا اور ان کی عورتوں کے لیے یہ حلال ہیں۔'' (ترمذی:۱۴۰۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

(بخاری، باب لبس الحریر)

معلوم ہوا کہ امت مسلمہ کے مردوں کے لیے ریشم کا استعمال جائز نہیں ہے اس لیے مرد کا ریشمی لباس پہننا جہاں حرام چیز استعمال کرنا ہے وہاں یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے جیسا بدترین اور موجبِ لعنت بنا دینے والا کام بھی ہے۔

یاد رہے کہ مرد کے لیے ریشم کا کسی بھی قسم کا کپڑا استعمال کرنا جائز نہیں۔ نہ تو وہ ریشم کے استر والا کپڑا پہن سکتا ہے اور نہ ہی ریشمی رومال وغیرہ استعمال کرسکتا ہے البتہ فقہا نے یہ کہا ہے کہ وہ دو تین انگلی بقدر ریشم کے حاشیے والی چادر یا رومال وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ریشمی زینوں پر بیٹھنے سے اور ریشمی بستر بنانے سے بھی منع کیا۔ یہ ممانعت مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔

حاصل یہ کہ ریشم صرف عورت کے لیے جائز ہے اور وہ بھی صرف لباس کی صورت میں۔ گھر کی دیگر کوئی بھی چیز ریشم کی نہیں بنائی جاسکتی، گدا، تکیہ، رضائی، صوفے کا غلاف، پردے، قالین، کمبل غرض یہ سب سوتی، اونی، نائلین وغیرہ کے بنے ہوئے استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن ریشمی استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہدیہ میں آئی ہوئی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریشمی قبا پہنی پھر اسے فوراً ہی اتار دیا اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپؐ نے قبا فوراً اتار دی۔ آپؐ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ قبا پہننے سے منع کر دیا تھا۔ (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جس چیز کو آپؐ نے ناپسند کیا، وہ مجھے ارسال کر دی (اب میں پہنوں گا) تو میرا کیا انجام ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے یہ قبا تمہیں پہننے کے لیے نہیں بھجوائی بلکہ اسے بیچ دو۔ چنانچہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ قبا دو ہزار درہم میں فروخت کر دی۔

(مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذالک للرجال)

چوں کہ ریشم عورت کے لیے پہننا جائز ہے اس لیے اس کی خرید و فروخت کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ خریدنے والا اسے عورتوں کے استعمال کے لیے خرید لے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا۔ آپ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اسے پہنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم پہنو بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

(مسلم: ۵۴۲۰۔ ابوداؤد: ۴۰۴۳۔ نسائی: ۵۳۱۳)

دوسری روایت میں ہے کہ اس کپڑے کو پھاڑ کر فواطم (تینوں فاطمہ رضی اللہ عنہن) کے دوپٹے بنا لو۔ (مسلم: ۵۴۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فواطم سے مراد فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ، فاطمہ بنتِ اسد، علی رضی اللہ عنہ کی والدہ اور فاطمہ بنتِ حمزہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

ان روایات سے بھی یہ پتا چلتا ہے کہ عورتوں کے لیے ریشمی کپڑے پہننا جائز اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے خارش کی وجہ سے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشم کی قمیض پہننے کی دورانِ سفر اجازت دی۔ ایک حدیث میں ہے کہ انہوں نے جوؤں کی شکایت کی تھی۔

(مسلم: ۵۴۲۹، ۵۴۳۳۔ بخاری: ۲۹۲۰۔ ترمذی: ۱۷۲۲)

دراصل اس دور میں عموماً اون کے کپڑے ہوتے تھے جن میں جوئیں پڑ جایا کرتی تھیں۔ پانی بھی کم ملتا تھا اس لیے روزانہ یا دوسرے دن دھونا مشکل ہوتا تھا۔ سوتی کپڑے بھی عموماً موٹے کھدر وغیرہ کے ہوتے تھے ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جوؤں کی وجہ سے خارش شروع ہوگئی تھی اس لیے آپ کو بطور علاج اجازت دی گئی۔

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی مرد اتنا تنگ دست ہو کہ اسے سوتی کپڑے تو دستیاب نہ ہوں لیکن ریشمی کپڑا مل جائے تو وہ ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے کیوں کہ اس صورت میں اس کی مجبوری ہے، البتہ جیسے ہی اسے کسی اور چیز کا بنا ہوا کپڑا مل جائے گا وہ ریشمی کپڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتار دے گا۔

ریشم ملا کپڑا:

ابو عامر یا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی کہ میری امت میں سے کچھ لوگ خز (اون اور ریشم دونوں سے بُنا گیا کپڑا) اور ریشم کو جائز کر لیں گے...... اس کے بعد آپ نے کچھ اور باتیں ارشاد فرمائیں...... پھر فرمایا: خز اور ریشم کو جائز کرنے والوں میں بعض لوگ قیامت تک کے لیے بندر اور سور بنا دیے جائیں گے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماء جاء فی الخز)

معلوم ہوا کہ جس دھاگے میں ریشم کی آمیزش ہو یا جس کپڑے کا تانا یا بانا ریشم کا ہو اس کا استعمال بھی مردوں کے لیے درست نہیں ہے۔

دورِ حاضر میں ایسے بہت سے کپڑے، کمبل، بستر، پردے، قالین وغیرہ ہیں جن میں ریشم کی آمیزش ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کو بھی ترک کر دینا چاہیے۔

اگر رضائیاں وغیرہ یا گدیاں، کمبل ریشمی یا ریشم کی آمیزش والے بن چکے ہیں تو ان کا حل یہ ہے کہ ان پر سوتی، اونی یا نائیلن کا بنا ہوا کپڑا چڑھا دیا جائے۔

دورِ حاضر میں صوفوں، کرسیوں وغیرہ پر بھی ریشم یا ریشم سے ملے کپڑے ہوتے ہیں اس لیے ان پر بیٹھنا نہیں چاہیے۔

جو مرد ریشم ملے کپڑے پہنتا ہے اس کو سور اور بندر بنا دیے جانے کی سزا ملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی، لہٰذا اس گناہ آمیز کام سے بچنا چاہیے۔

ٹخنے ڈھانکنے میں مشابہت:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے نچلے حصے والا پٹھہ پکڑا اور فرمایا: ازار (شلوار یا تہ بند) یہاں تک ہونا چاہیے، اگر تجھے یہ ناپسند ہو تو ذرا نیچے کر لو اور اگر اتنا بھی پسند نہ ہو تو پھر اور تھوڑا نیچے کر لو لیکن ازار سے ٹخنوں کو ڈھانکنے کا تجھے کوئی حق نہیں۔ (ابنِ ماجہ: ۳۵۷۲)

علاء بن عبدالرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو سعید بن خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے بارے میں سوال کیا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے واقعی جاننے والے سے سوال کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان تک ہو تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن جو نیچے ہو گا وہ آگ میں جائے گا۔ جس نے اپنا ازار تکبر کی وجہ سے لٹکایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظرِ کرم نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد: ۴۰۹۳)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ازار کی گفتگو کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسولِ اللہ! عورت اپنا ازار کہاں تک لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: (پنڈلی سے) ایک بالشت نیچے کر لے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس طرح تو اس کا ستر کھل جائے گا۔ (یعنی کپڑا پاؤں کو نہیں ڈھانکے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہاتھ تک نیچے کر لے لیکن اس سے زیادہ نہ کرے۔ (ابوداؤد: ۳۴۶۷)

ان احادیث سے درج ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

☆ مرد کا پاجامہ، تہ بند وغیرہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے۔ نصف پنڈلی سے کچھ نیچے ہو تو حرج نہیں لیکن ٹخنے ضرور ننگے رہنے چاہیں۔

☆ جو مرد ٹخنوں کو ڈھانپ لینے والا تہ بند، پاجامہ، پتلون، کوٹ وغیرہ پہنتا ہے اس کا اتنا حصہ جہنم میں جلے گا۔ یہ وعید ہے۔

☆ کپڑا ٹخنوں تک نیچے لٹکانے والے مرد کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

☆ عورت کو ٹخنے ڈھانکنے چاہییں کیوں کہ اس کے ٹخنے یا پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں۔

☆ جو عورت ٹخنے یا پنڈلی ننگی رکھتی ہے وہ مردوں کی مشابہت جیسا ملعون کام کرتی ہے۔

☆ عورت کے ٹخنے ننگے ہوں تو اس کا یہ لباس غیر ساتر ہے اور اس کے لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو عورت پہننے کے باوجود ننگی ہو وہ جنت کی خوش بو نہیں پا سکے گی۔

(مسلم، کتاب اللباس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جو مرد ٹخنے ڈھانکنے والا تہ بند، شلوار، پاجامہ وغیرہ پہنتا ہے وہ بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لعنت ڈالے جانے والا کام کرتا ہے۔

ٹوپی اور چادر:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اوڑھنی اوڑھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس ایک بل دو نہیں۔''

ابوداؤد اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ مردوں کی طرح سر پر دوبارہ نہ لپیٹیں، ایک ہی بار لپیٹیں تاکہ مردوں سے مشابہت نہ ہو۔

(ابوداؤد: ۴۱۱۵۔ترمذی)

معلوم ہوا کہ عورت کو چادر اس انداز سے نہیں اوڑھنی چاہیے کہ وہ پگڑی کے کپڑے کی طرح سمٹی سمٹی یا دوہری تہہ پر مشتمل ہو۔ نہ ہی اسے سر پر سے دوبارہ گزارنا چاہیے۔ جیسا کہ پگڑی کے اوپر نیچے چکر دے کر باندھا جاتا ہے۔

ٹوپی، پگڑی، عمامہ اور مفلر خالصتاً مردوں کا پہناوا ہے۔ عورت جب یہ چیزیں پہنے گی تو اس میں مردوں کی مشابہت ہوگی۔

دوپٹہ یا چادر عورت کا خاص لباس ہے لہٰذا اگر مرد عورتوں جیسی پھولوں والی ریشمی، گوٹے کناری سے آراستہ، چمکیلی چادر یا دوپٹہ عورتوں کے انداز میں اوڑھے تو یہ عورتوں کی مشابہت ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کے لیے زعفرانی رنگ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو سرخی مائل زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو (غصہ سے) فرمایا: کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں انہیں دھو لیتا ہوں (تا کہ کچا رنگ ہے اتر جائے) آپ نے فرمایا: نہیں، انہیں جلا دو۔
(مسلم، کتاب اللباس: ۵۴۳۵)

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔ (مسلم: ۵۴۳۵)

درج بالا حدیث میں زعفرانی رنگ کے کپڑے نہ پہننے کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ یہ کپڑے یعنی زعفرانی رنگ کافروں کا رنگ ہے...... لہٰذا اسے جو مسلمان مرد پہنتا ہے وہ کافروں کی نقالی جیسا ذلیل کام کرتا ہے......

اس حکم میں یہ پہلو بھی شامل ہے کہ عرب معاشرے میں زعفرانی رنگ کے کپڑے دلہن کو پہنائے جاتے تھے اور عورتیں شوہر کے لیے سنگھار کرتے ہوئے کپڑے کو زعفران میں ڈبو لیتی تھیں، وہ خوشبودار بھی ہو جاتا تھا اور خوش نما بھی لگتا تھا۔

معلوم ہوا کہ جو رنگ کسی معاشرے میں عورتوں کے لیے مخصوص ہو وہ مردوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہیں پہننا چاہیے جیسے ہمارے ہاں گلابی، عنابی، لال، زعفرانی رنگ وغیرہ۔

جوتے:

جناب ابوملیکہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: ”کیا عورتیں مردانہ ساخت کے جوتے پہن سکتی ہیں؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی عادات اور لباس میں مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔“ (سنن ابی داود: ۴۰۹۹)

معلوم ہوا کہ عورت کو جوتا پہننے میں بھی مرد سے مشابہت نہیں کرنی چاہیے۔ دورِ حاضر میں مرد اور خواتین ...... کھسّے، سینڈل، گرگابی، بوٹ، جوگر، چپل، سلیپر ایک جیسے ہی استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں کچھ تو واقعی دونوں کے لیے یکساں ہیں لیکن کئی اقسام صرف مردانہ یا زنانہ بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تو مردانہ اور زنانہ دونوں میں چلتا ہے لیکن یہ رواج کس نے پھیلایا؟ جوتے بنانے والوں نے یا پھر پہننے والوں نے؟

ایڑی والے جوتے عورت کے لیے بھی پہننا درست نہیں لیکن اگر مرد پہنے تو یہ بدرجہ اولیٰ درست نہیں۔

زیور:

عورت کے لیے ہر قسم کا زیور جائز ہے بشرطیکہ وہ اس کی غیر مردوں میں نمائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے اور جو سونے اور چاندی کے زیور ہیں اور حدِ نصاب تک پہنچ چکے ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: زیور، زکاۃ اور خواتین)

اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں زیور پہننا عورت کا وصف بیان کیا ہے۔ فرمایا:

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (الزخرف:۴۸)

''کیا وہ جو زیوروں میں پرورش پاتی ہے اور جھگڑے میں کھل کر بات نہیں کر سکتی؟''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا اور فرمایا:

میری امت کے مردوں پر یہ دونوں چیزیں حرام اور عورتوں پر حلال ہیں۔

(مسلم۔ ابن ماجہ: ۳۵۹۵)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپؐ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور پھر اسے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ تشریف لے گئے تو صحابہ کرام نے اس سے کہا: اپنی انگوٹھی اٹھالو اسے بیچ کر اس سے فائدہ اٹھالینا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! جس انگوٹھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غصہ سے) پھینکا ہے، میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔

(مسلم، کتاب اللباس: ۲۰۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کا بناؤ سنگھار

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ جب اس نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو چلا گیا۔ سونے کی انگوٹھی اتار کر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بری چیز اور دوزخیوں کا زیور ہے وہ پھر واپس چلا گیا۔ پھر وہ چاندی کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آپ خاموش رہے۔ (الادب المفرد: ۱۰۵۳۔ حسن)

دورِ حاضر میں مردوں میں سونے کی زنجیر، لاکٹ، بالیاں، رنگا رنگ انگوٹھیاں، کڑے، کوکے، چوڑیاں پہننا عام ہوگیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ دورِ حاضر میں صرف ناچنے والوں، اداکاری کرنے والوں اور کھیلنے والوں کی تقلید کی جاتی ہے۔

اس قبیل کے لوگ ہر قسم کے زیورات، زنانہ لباس اور زنانہ آرائش کے دلدادہ ہوتے ہیں بلکہ یہ ساری چیزیں ان کے راگ رنگ اور کھیل تماشے کا حصہ بھی ہوتی ہیں، ایسے لوگ سرتاپا گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلدل میں پھنسا رہے ہیں لہٰذا ان کی تقلید حرام ہے۔

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد کے لیے سونے، لوہے، پیتل، تانبے، کاغذ، پھول، پلاسٹک، شیشے، کوڈی، سیپی، پتھر، ہیرے غرض کسی بھی چیز کا زیور پہننا درست نہیں وہ صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے بھی خطوط پر مہر لگانے کے لیے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ (دیکھیے مسلم: ۵۴۷۶، ۵۴۷۷)

انگوٹھی ڈالنے میں فرق:

سیدنا محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے صلت بن عبداللہ رحمہ اللہ کی دائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر انگوٹھی دیکھی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اسی طرح انگوٹھی پہنے دیکھا ہے اور انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی پشت پر کر دیا اور ساتھ صلت بن عبداللہ نے کہا: یہ نہ سمجھنا کہ صرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسا کرتے تھے بلکہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے تھے۔ (ابوداؤد: ۴۲۲۹۔ نیز دیکھیے مسلم: ۵۴۷۷)

معلوم ہوا کہ مرد انگوٹھی کا نگ ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھے گا اور عورت باہر کی جانب تاکہ دونوں کے انگوٹھی پہننے کے انداز میں فرق رہے۔

نیز یہ کہ عورت انگوٹھی سنگھار کے لیے پہنتی ہے جب کہ مرد کے لیے بطور سنگھار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگوٹھی پہننے کی بجائے بطور ضرورت پہننے کا جواز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنوائی اور پہنی۔

پھولوں کے ہار یا گجرے:

مختلف تقریبات پر پھولوں کے یا چمکیلے کاغذ سے بنے ہوئے ہار یا گجرے مہمانوں کو پہنانے کا رواج ہے۔ چونکہ زیور سے اور ایسی چیزوں سے آرائش حاصل کرنا صرف عورت کے لیے ہے اس لیے اگر مرد یہ چیزیں پہنتے ہیں تو یہ عورتوں کا تشبہ ہے اور ناجائز کام۔

گھڑی کا چین:

علماء وفقہا اس بات پر متفق ہیں کہ مرد گھڑوں کا چین بھی سونے کا نہیں بنوا سکتا کیوں کہ سونے کا استعمال اس پر حرام ہے اور حرام کی مشابہت سے بچنے کے لیے بعض علماء نے ایسا چین جس پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو یا سنہری رنگ کا ہو اس کا استعمال کرنا بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

خوشبو:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طِیبُ الرجالِ ما ظهر ریحه، وخفِي لونُه، وطِیبُ النساءِ ما ظهر لونُه وخفِي ریحه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مردوں کی خوشبو وہ ہے جو نمایاں ہو اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوش بو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو اور بو مخفی ہو۔“ (نسائی: ۴۷۳۷)

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد کا رنگ دار خوشبو استعمال کرنا عورتوں کی مشابہت ہے اور عورتوں کا تیز خوشبو استعمال کرنا مرد کا تشبہ ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو پاؤڈر، لوشن، کریمیں رنگ چھوڑتی ہیں مرد کے لیے ان کا استعمال کرنا درست نہیں جب کہ عورت ایسی چیزیں استعمال کر سکتی ہے۔

مرد تیز خوشبو ہو یا ہلکی خوشبو لگا کر باہر جا سکتا ہے لیکن عورت کو ہلکی خوشبو لگا کر بھی باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ

”جو عورت خوشبو لگائے اور مردوں کی محفل میں جائے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ عورت زانیہ ہے۔“ (نسائی، ابواب الزینۃ: ۴۷۳۷)

خوب صورتی کے لیے رنگ دار چیزوں کا استعمال:

نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو رنگ دار خوشبو، مہندی وغیرہ کی اجازت دی لیکن مرد کے لیے ایسی چیزیں سخت ناپسند کیں۔

ایک مخنث اپنے ہاتھ اور پاؤں پر مہندی لگایا کرتا اور نسوانی انداز اپناتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ منورہ کے باہر چراگاہ کی طرف بھیج دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! اللہ تعالیٰ نے مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابوداود: ۴۹۲۸)

جو مرد اور لڑکے بناؤ سنگھار کے لیے رنگ اور روغن والی کوئی چیز استعمال کرتے ہیں مثلاً نیل پالش، لپ اسٹک، مہندی، رنگ دار پاؤڈر اور کریمیں وغیرہ وہ سب خواتین کی مشابہت اختیار کر کے اللہ کی لعنت مول لیتے ہیں، نیز جنت کے دروازے اپنے لیے بند کر لیتے ہیں۔

بال رنگنا:

اگر بالوں میں سفیدی آ جائے تو مرد کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے بال مہندی سے یا زعفران وغیرہ سے یا مہندی میں کتم (نیل) ڈال کر اپنے بال رنگ سکتا ہے یہ اجازت جس طرح مردوں کے لیے ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہے۔

کالے رنگ سے داڑھی یا سر کے بالوں کو مرد اور عورت دونوں کے لیے رنگنا ممنوع ہے۔

میک اپ:

اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جن سے عورتیں اپنے چہرے کی آرائش کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آرائش عورت کے لیے بھی صرف اسی حد تک درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت میں کوئی تبدیلی نہ ہو، اگر تبدیلی کر دی جائے تو یہ سخت ممنوع ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھنوئیں بنانے والی اور بھنویں بنوانے والی...... دانتوں میں سوراخ کرنے اور کرانے والی ...... جسم کو گودنے اور گدوانے والی (سنن نسائی:۵۰۹۹)......اور بالوں کے ساتھ بال ملانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

(بخاری:۵۹۳۷۔ مسلم:۲۱۲۴۔ ترمذی:۲۷۸۳)

بازار میں آج کل میک اپ کی سینکڑوں چیزیں دستیاب ہیں جن میں کچھ تو عورت کے لیے بھی ممنوع ہیں۔ مردوں کے لیے ان میں سے سرمہ لگانا، تیل لگانا، کنگھی کرنا یا خوشبو لگانا ہی درست ہے۔ خوشبو عورت کے لیے بھی جائز ہے لیکن مرد اور عورت کی خوشبو میں فرق رکھا گیا ہے۔

مردوں میں بننے سنورنے کا رجحان عورتوں سے بھی زیادہ ہے جس کا سبب وہ بے حیا، بے غیرت، پیٹ پرست مصنوعات تیار کرنے والے بھی ہیں جو پیسہ کمانے کے لیے آئے روز نئے نئے فیشن عام کرتے رہتے ہیں جس کا اندازہ درج ذیل خبروں سے لگایا جا سکتا ہے:

لاہور (جنگ فارن ڈیسک) پاپ سنگرز کی دیکھا دیکھی نوجوان لڑکے تیزی کے ساتھ نیل پالش لگانے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ مردوں کے لیے مخصوص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیل پالش امریکہ کی سپر مارکیٹوں میں مختلف قسم کے شیڈوں میں دستیاب ہے جن کے نام بڑے پراسرار قسم کے ہیں۔ (روزنامہ جنگ ۲۳ اپریل ۱۹۹۷)

اسلام آباد (این آئی این) نوجوانوں میں تیزی سے کوکے اور زنانہ استعمال کی دیگر اشیاء کے استعمال میں بڑھتی ہوئی دل چسپی کے پیشِ نظر مردانہ ملبوسات تیار کرنے والے ایک ادارے نے شوقین نوجوانوں کے لیے دوپٹہ، شلوار، قمیض بھی متعارف کروادیے ہیں۔ (رزنامہ جنگ ۱۷ مارچ ۱۹۹۶)

دلہا کے لیے بھی اب اسی طرح بیوٹی پارلر بن گئے ہیں جس طرح عورتوں کے لیے ہیں۔ جس طرح سسرال دلہن کے لیے میک اپ کا سامان لاتے ہیں اسی طرح دلہا کے لیے بھی میک اپ کا سامان لانے کا رواج ہوگیا ہے۔

بال کٹانا اور بنانا:

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے سر پر بال پیدا کیے جو اس کے لیے خوبصورتی کا باعث ہیں لیکن بالوں کی تراش خراش اور آرائش خود انسان کی اپنی پسند کی پابند ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مرد اور عورت دونوں کے بالوں کی تراش خراش اور آرائش میں خاصا فرق ہے۔

عورت کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنے بال کٹائے اور مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے یا ان کی چٹیا بنائے۔ جس کی دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ حج اور عمرے کے بعد بال کٹانا یا منڈانا حج کا حصہ ہے اور ضروری ہے کہ مرد بال کٹائے یا منڈائے لیکن عورت کے لیے کان کی لو کے پچھلے حصے کے صرف چند بال کاٹنے کا حکم ہے۔

آج کل خواتین میں بال کٹانے اور لڑکوں میں بال بڑھانے کا رجحان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ عورتیں بال کٹانے کا جواز تلاش کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ گویا صنفِ مخالف کی مشابہت کی کوشش بڑھتی جا رہی ہے۔ مرد بال جتنے بھی لمبے رکھے۔ اس کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ گاہے گاہے بال کٹواتا رہے تا کہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور انہیں لمبائی میں برابر برابر رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی بعض جگہوں سے بال کٹوانے یا منڈوالے اور بعض جگہوں پر رہنے دے۔ (مسلم: ۵۵۵۹۔ بخاری: ۵۹۲۵۔ ابنِ ماجہ: ۴۱۹۳۔ نسائی: ۵۰۶۵، ۵۲۴۵۔ ابنِ ماجہ: ۳۶۷۳)

اسی قسم کی بالوں کی کٹائی کو عربی میں قزع کہتے ہیں۔

دورِ حاضر میں بالوں کی کٹائی کا فیشن عام ہے مثلاً پیالے کی طرح بال بنوانا، نیز گدی اور کانوں پر سے بال ہلکے کروانا اور سامنے کی طرف لمبے بال رکھنا وغیرہ۔

عورت بال گوندتی ہے، چٹیا بناتی ہے، پونی لگاتی ہے، پنیں اور کلپ لگاتی ہے، ہیر کیچ استعمال کرتی ہے، پراندا پہنتی ہے۔ کیوں کہ ان سب چیزوں کا تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے ساتھ ہے اس لیے مرد کو ان کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔ (ابوداؤد:۳۵۰۵)

اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ ایک دن چھوڑ کر کنگھی کریں بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہے جب کہ بعض کا خیال ہے کہ یہ حکم خواتین کے لیے نہیں ہے کیوں کہ انہیں بننے سنورنے کا حق دیا گیا ہے۔

بالوں کی نمائش کرنا:

عورتوں کے لیے سر ننگا رکھنا درست نہیں خصوصاً نا محرم مردوں کے سامنے بال ننگے کرنا ممنوع ہے جب کہ محرم کے سامنے بھی عموماً بال ڈھکے ہونے چاہییں البتہ اگر کسی وقت محرم کی نظر بالوں پر پڑ جائے تو یہ حرام بھی نہیں ہے۔

اس کے برعکس مرد اپنا سر ننگا رکھ سکتا ہے۔ اس پر محرم یا نامحرم کی بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔

عورت کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ نماز اور احرام کی حالت میں اپنے تمام بال چھپا کر رکھے اور کھلا موٹا دوپٹہ اوڑھ لے جو بالوں کو، سر کو، سینے وغیرہ کو بھی ڈھانپ لے۔

جب کہ نماز کی حالت میں مرد سر کھلا رکھے یا ڈھانپے اسے حکم بھی نہیں ممانعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں، احرام کی حالت میں وہ اپنا سر نہیں ڈھانپ سکتا۔

مردوں کا داڑھی صاف کرنا:

مولانا عطا اللہ شاہ بخاری ایک ایسے شخص کے ساتھ جس کی داڑھی نہیں تھی اپنے ایک دوست سے ملنے اس کے مکان پر گئے، دوست گھر پر نہیں تھے۔ ان کے چار پانچ سالہ بچے نے دروازہ کھول کر مردانے میں بٹھایا۔ مولانا نے بچے کو پاس بلایا لیکن وہ پیچھے ہٹ گیا۔ جب کہ ساتھ والے شخص کے بلانے پر وہ اس کے پاس آ گیا۔ اس شخص نے مذاقاً کہا: ''دیکھیے مولانا داڑھی سے بچے بھی ڈرتے ہیں، اس لیے آپ کے پاس نہیں آیا......'' مولانا نے برجستہ جواب دیا: ''اصل بات یہ ہے کہ تمہاری شکل داڑھی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی ماں سے ملتی ہے اس لیے وہ تمہارے پاس آ گیا۔'' (چٹان، ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء، عطاء اللہ شاہ بخاری نمبر)

مولانا نے یہ بات ازراہِ مذاق نہیں کہی بلکہ حقیقت بھی یہی ہے۔ مرد جب داڑھی مونڈتا ہے تو وہ عورت اور مرد میں قائم رکھنے والے ظاہری امتیاز کو ختم کر دیتا ہے تاکہ وہ مکمل عورت نظر آئے ...... داڑھی مرد اور عورت میں اللہ کی پیدا کردہ فطری یا خلقی حدِ امتیاز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ داڑھی تمام انبیاء کا متفقہ اور پسندیدہ شعار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو خصوصاً اپنی امت کے مردوں کو حکم دیا کہ:

''داڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں ترشواؤ۔'' (بخاری: ۵۸۹۳۔ مسلم: ۵۰۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مرد بھی داڑھی سے بے نیاز ہو جائے تو میاں بیوی میں چہرے کی ساخت کے لحاظ سے کون سی حدِ امتیاز ہوگی؟

ایران کی آتش پرست قوم مجوسی اپنے چہرے کی زنانہ ساخت کرنے کے لیے اللہ کے دیئے ہوئے مردانہ حسن کو چھیل کر پھینک دیتے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایرانی بادشاہ کا قاصد آیا اور اس کو آپ ﷺ نے بغیر داڑھی کے عورتوں کی شکل میں دیکھا تو نفرت سے دوسری طرف منہ پھیر لیا اور دریافت فرمایا:

”کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟“

اس نے کہا: ہمیں ہمارے کسریٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ (تاریخ ابن جریر)

عورتوں کی شکل و شباہت اختیار کرنے کے لیے جس قوم کے مردوں نے سب سے پہلے داڑھی منڈوانا شروع کیا وہ اہلِ سدوم تھے جو خالص زنانہ حرکات اختیار کرتے اور اپنی صنفی خواہش عورتوں کی بجائے مردوں سے پوری کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر ان کے گناہوں کی پاداش میں پتھروں کی بارش کر کے ان کی بستی تباہ کر دی اور حالت یہ ہوگئی کہ بہ زبانِ قرآن حکیم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا (ہود:۸۲)

"کہ ہم نے اس کے اوپر کے حصے کو اس کا نچلا حصہ بنا دیا۔"

چنانچہ یہ جگہ آج بھی اس عبرت انگیز جرم اور اس پر سزا کا منظر بحرِ میت کی صورت میں پیش کر رہی ہے۔ یہ سمندر عام سطح سمندر سے بھی ۱۳۰۰ فٹ نیچے واقع ہے۔ اس مغضوب قوم کے مسکن بحرِ میت میں انسان تو کیا مچھلی سمیت کوئی بھی جانور زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی اس میں کوئی پودا اُگتا ہے۔

دریائے اردن یا بعض دوسرے نالے جو مچھلیاں بہا کر لاتے ہیں وہ اس سمندر میں گرتے ہی مر جاتی ہیں۔ اس کے پانی میں زہریلے مادوں اور نمکیات کی مقدار عام سمندروں میں موجود نمکیات کی نسبت ۱۸٪ زیادہ ہے۔

(جہانِ دیدہ از تقی عثمانی)

بظاہر جنسِ مخالف کی مشابہت جیسے بے ضرر عمل کی انتہا خطرناک، مہلک اور جنسی بے راہروی پر منتج ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ

گفتگو میں مشابہت:

دنیا کی ہر زبان اور ہر معاشرے میں مرد اور عورت کی زبان اور روزمرہ میں فرق ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ جو خواتین اور مرد صنفِ مخالف کی مشابہت کے مریض ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کے مخصوص محاورات اور الفاظ بھی اڑا لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ عورتیں اور لڑکیاں ''ارے یار.........چھوڑو یار'' کا عام استعمال کر رہی ہیں جو خالص مردانہ انداز ہے بلکہ شرفاء کے ہاں تو یہ لفظ مردوں کے لیے بھی ناشائستہ سمجھا جاتا رہا ہے۔

اردو میں مؤنث کے لیے لفظ سہیلی ہے۔ لڑکیوں اور خواتین میں سہیلی کا لفظ متروک ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ دوست نے لے لی ہے جو خالص مردانہ لفظ بھی ہے اور مذکر ہی کے لیے ہے۔

اس اصطلاح کے عام ہونے کی ایک وجہ انگلش سے مرعوبیت بھی ہے۔ انگلش کا گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ ہمارے یہاں دوست کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ نتیجہ یہ کہ سہیلی میں جو اپنائیت، اخوت اور اندازِ ہمدردی پایا جاتا تھا وہ بھی مفقود ہو چکا ہے۔

خواتین کا خواتین کو اپنا دوست کہنے تک بات رہتی تو پھر بھی کچھ معقولیت تھی۔ لیکن اب تو مخلوط تعلیم نے ننھے ننھے بچوں کی زبان پر صنفِ مخالف کے لیے '' میری دوست '' یا '' میرا دوست '' کا لفظ چڑھا دیا ہے۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ کسی لڑکی کا لڑکے کو، اور کسی لڑکے کا لڑکی کو اپنی دوست کہنا قابلِ گردن زدنی سمجھا جاتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ مخالف کی ضمیریں استعمال کرنا:

لڑکوں میں اپنے لیے ضمیر مؤنث کا استعمال اور لڑکیوں میں مذکر ضمیر کا استعمال عام رواج بن چکا ہے حالانکہ صنفِ مخالف کی ضمیر استعمال کرنا مشابہت ہی کی ایک قسم ہے اور یہ عام گفتگو میں درست ہے نہ تحریر میں۔

تحریر میں اپنی صنف کو چھپانے کا یہ انداز سفید جھوٹ بھی ہے، دھوکہ بھی اور مکروہ بات بھی۔ ستم تو یہ ہے کہ ادیب و شاعر حضرات نے بھی مشابہت کی اس قسم کو اپنے ہاں روا رکھا ہے۔ خود کو مؤنث باندھ کر محبوب سے اظہارِ عشق کرنا شاعری کی مشہور صنف ہے جسے واسوخت کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اردو ادب میں اس کے کئی نامور شاعر گزرے ہیں۔

شاعر لوگوں نے تو وہ محبوب و مطاع ہستی جنہوں نے اس فعل کو ملعون قرار دیا ہے ان کے ساتھ بھی اظہارِ عشق کے لیے خود کو مؤنث باندھ کر اپنی تڑپ کا اظہار کیا۔ چنانچہ پنجابی اور اردو ادب میں اس کے بہت سے نمونے موجود ہیں۔ شاعری میں خود کو مؤنث ظاہر کر کے خیالی یا حقیقی محبوب سے عشق لڑانے کی اگر تحلیلِ نفسی کی جائے تو پتا چلے گا کہ اس کے ڈانڈے بھی ہم جنس پرستی ہی سے ملتے ہیں۔

عورتیں شاعری میں اکثر اپنے لیے مذکر ضمیر استعمال کرتی ہیں۔ گویہ شاعری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مہذب انداز سمجھا جاتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے لیکن اگر خواتین اپنے لیے ایسا صیغہ ایسا استعمال کریں جس سے ان کی صنف کا پتا ہی نہ چلے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ عورت کا اپنی نسوانیت کا اظہار کر کے غزلیہ شاعری کرنا حیا کے منافی ہے، لیکن مذکر ضمیر سے اس پر جھوٹ کا شائبہ ہو سکتا ہے۔ جب کہ مبہم ضمیر میں ان دونوں صورتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

اشارے کرنے میں مشابہت:

خواتین اکثر بات چیت کے دوران اپنے مخصوص انداز میں اشارے کرتی ہیں۔ مرد بھی اشارے کرتے ہیں لیکن ان کا انداز عورتوں سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اگر مرد عورتوں کی طرح اشارے کریں تو یہ عورتوں کی مشابہت ہے۔

نسوانی لہجہ:

اللہ تعالیٰ نے جو لہجہ عورت کو عطا کیا اس میں مٹھاس اور موسیقیت پائی جاتی ہے جب کہ مرد کے لہجے میں تحکم پایا جاتا ہے۔ دورِ حاضر میں نوجوان لڑکوں میں اپنے لہجے کو جان بوجھ کر خواتین کے لہجے کی طرح اور لوچدار بنانے کی وبا عام ہے۔ اسی مصنوعی لہجے کے بل پر لڑکے اجنبی خواتین کو ٹیلی فون کر کے خود کو لڑکی ظاہر کر کے تنگ کرتے ہیں۔ جو سراسر دھوکہ اور بے حیائی ہے۔ تصنع کے ساتھ نسوانی لہجہ اپنانا بھی صنفِ مخالف کی مشابہت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ مخالف کے مخصوص کام کرنا:

جو کام یا انداز خالصتاً مردوں کے ہیں انہیں عورت کے لیے اپنانا درست نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک عورت (اُمِ سعید بنتِ ابوجہل) کمان لٹکائے گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اللہ نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں.......... لعنت فرمائی ہے۔'' (طبرانی)

معلوم ہوا کہ ہتھیار باندھنا، ہتھیار اٹھانا اور چلانا اصلاً مرد کا کام ہے۔ عورت بوقتِ ضرورت دفاع کے لیے ہتھیار چلا سکتی ہے لیکن مردوں کی طرح بلا ضرورت کندھے پر بندوق یا پستول یا تیر کمان لٹکائے چلنا مردوں کی مشابہت ہے۔ نیز دیگر تمام کام جو مرد سے متعلق ہیں عورت ان میں حصہ لینے سے گریز ہی کرے تو بہتر ہے مثلاً:

☆ مرد مفید کھیلوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ ان کا مظاہرہ اور مقابلہ کر سکتا ہے، لیکن عورت کے لیے اسے بطور ایک پیشہ اور ہمہ وقتی شوق اپنانا درست نہیں۔

☆ گھڑ سواری، اونٹ سواری، موٹر سائیکل، رکشہ، کار کی ڈرائیونگ، جہاز چلانا...... خالصتاً مرد کے کام ہیں۔ بوقتِ ضرورت عورت کرے تو درست ہے، ورنہ نہیں۔ ڈرائیونگ کے بارے سعودی علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ ایسا کرنا عورت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے درست نہیں۔ (دیکھئے فتاویٰ برائے خواتین، مطبوعہ دارالسلام)

لیکن پاکستان کے بعض علماء اسے جائز سمجھتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے عورت کو حکم دیا ہے

"وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّةِ الْاُوْلٰی" (سورہ احزاب : ۳۲)

www.KitaboSunnat.com

"اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور سج دھج نہ دکھاتی پھرو جیسا کہ پہلے زمانے میں دستور تھا۔"

اللہ نے بیرونِ خانہ ذمہ داریاں مرد کے سپرد کی ہیں لہٰذا وہ پابند ہے کہ باہر کے تمام کام کرے۔ اگر عورت گھر سے نکل کر دفتر میں ملازمت کرتی ہے، کوئی ٹیکنیکل کام کرتی ہے، انجینئر بنتی ہے، ائر ہوسٹس بنتی ہے، سیلز گرل بنتی ہے............تو یہ مرد کی مشابہت بھی ہے اور اس کے جوہرِ نسائیت کی قاتل بھی۔

البتہ واقعتاً مجبوری ہو تو عورت کمانے کے وہ تمام طریقے اختیار کر سکتی ہے جن میں اس کا اجنبی مردوں سے واسطہ نہ پڑے یا بہت کم پڑے۔ اسے گھر سے باہر نہ نکلنا پڑے اور اگر گھر سے نکلنا بھی پڑے تو پورے ستر وحجاب کے ساتھ۔

☆ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ستر وحجاب کی پابندی عائد کی ہے لہٰذا اگر وہ اس پابندی سے خود کو آزاد کر لیتی ہے تو یہ مرد کی مشابہت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ایسے تمام کام جن کا تعلق ملکی یا شہری نظم ونسق سے متعلق ہے..... مثلاً کونسلر، میئر، گورنر، ایم پی اے، ایم این اے، وزیرِ اعظم، صدر، پولیس، آرمی وغیرہ سب اللہ تعالیٰ نے مرد کے ذمے کیے ہیں، اگر عورت ان میں عملاً حصہ لیتی ہے تو یہ مرد کی مشابہت ہے۔ البتہ وہ تحریراً یا زبانی ان امور میں مشورہ دے سکتی ہے۔

☆ کسی عورت کا اپنے نام کے ساتھ امیر یا امام کا لفظ لکھنا کیوں کہ یہ لفظ صرف مردوں کے لیے مخصوص ہیں۔ عورت لفظ مسئولہ یا قیمہ اور ناظمہ منتظمہ لکھ سکتی ہے۔

☆ مردوں کی طرح عورتوں کے لیے وزٹنگ کارڈ چھپوانا بھی اسی طرح کی چیزوں میں سے ہے۔

سفر:

گھر سے باہر کا معاشرہ مرد کا میدانِ کار ہے۔ لہٰذا مرد اکیلا سفر کرتا اور تمام امور سرانجام دیتا ہے لیکن عورت کے لیے شرط یہ ہے کہ جب وہ گھر سے کسی ایسے سفر پر نکلے جو بیرونِ شہر یا قریبی جگہ کا نہ ہو تو وہ محرم مرد کے ساتھ سفر کرے گی۔ اکیلے سفر نہیں کرے گی۔ حتیٰ کہ اگر وہ حج کی تمام شرائط پوری کرنے کے قابل ہو جائے لیکن محرم مرد نہ ہو تو وہ حج جیسا اہم فریضہ بھی ادا نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اگر عورت بغیر کسی اشد مجبوری کے اکیلے سفر کرنا اپنا معمول بنا لیتی ہے تو یہ جہاں احکامِ شریعت سے رُوگردانی ہے وہاں مرد کی مشابہت بھی ہے۔ یاد رہے کہ کوئی عورت کسی عورت کی محرم نہیں بن سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے، والدین اور صنفِ مخالف کی مشابہت

بچے کیا ہیں؟ والدین کے ہاتھ میں ایک نرم و نازک کونپل...... جس کی زندگی کے مقاصد کی جہت کا تعیّن کرنے میں والدین یا مربیّن کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسی کی وضاحت میں فرمایا:

"ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔" (صحیح مسلم، باب معنی کل مولود یلد علی الفطرۃ اطفال الکفار......)

ماہرینِ نفسیات بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بچے کی تربیت میں اس کے ابتدائی ۱۰ سال بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو بات اس عمر میں اس کے ذہن میں بیٹھ جائے یا جو عادت وہ اس عمر میں اپنا لے وہ اس کی شخصیت کا مستقل حصہ بن جاتی ہے۔ جس سے آئندہ زندگی میں اس کے لیے پیچھا چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔

دورِ حاضر میں والدین بچوں کو لباس، زیور یا جوتے وغیرہ پہنانے میں یا آداب سکھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ لڑکی یا لڑکے کو صرف اس کی صنف ہی کی عادات یا شکل و شباہت کا مالک بنانے کی کوشش کی جائے۔ اگر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کی جائے تو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ بچہ ہے اور از خود اپنے ارادے سے وہ جو غلط عمل کرتا ہے اس پر اسے کوئی باز پُرس نہیں ہوگی لیکن اس بچے کو کپڑے، جوتے پہنانے، کھلانے سلانے اور آداب سمجھانے کے ذمہ دار تو والدین ہی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اس چیز کا خاص خیال رکھتے تھے کہ بچے بھی کوئی غیر شرعی کام اور غیر اخلاقی حرکت نہ کریں۔

ایک بار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے منہ میں ہاتھ ڈال کر کھجور نکلوا لی اور فرمایا: ارے! تمہیں پتا نہیں کہ ہم پر صدقہ حرام ہے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بچوں کے معاملے میں بڑے حساس تھے چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لڑکوں (کے جسم) پر سے ریشم اتار لیا کرتے تھے اور لڑکیوں کے جسم پر رہنے دیا کرتے تھے۔ (ابوداود: ۴۰۵۹)

ایک بار زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، اس نے گھنگھرو پہنے ہوئے تھے انہوں نے یہ آواز سنی تو فوراً اس کے گھنگھرو کاٹ دیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح مسلمان ماں باپ کو چاہیے کہ وہ بچوں کے بارے میں محتاط اور حساس رہیں اور اپنی لڑکیوں کو لڑکوں جیسے اور لڑکوں کو لڑکیوں جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے، جوتے اور دیگر اشیاء پہننے، یا ان جیسا بننے سنورنے سے سختی سے روک ٹوک کیا کریں۔

والدین بچے کو جس شخصیت اور کردار کا حامل دیکھنا چاہتے ہیں اس کے لیے مطلوبہ محنت کرنا لازمی ہے ورنہ نتیجہ حاصل نہیں ہو گا۔ نیز صنفِ مخالف کی مشابہت پر جو سزا سنائی گئی ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ غفلت اتنی ہلکی نہیں جتنا آج کل کی ماں اسے سمجھ رہی ہے۔

لڑکی کا بچپن تو ہے ہی آٹھ نو سال تک۔ اس کے بعد تو وہ دورِ بلوغ میں داخل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایک آٹھ نو سالہ بچی کو............ بچی کہہ کر مردانہ ساخت کا لباس یا جوتے پہنانا کیسے درست ہے؟

بعض والدین جوشِ محبت میں اپنی بیٹیوں کو بہادر ثابت کرنے کے لیے اپنا بیٹا سمجھ کر اس کی تربیت کرتے ہیں۔ بات بات پر ''یہ بیٹی تو میرا بیٹا ہے''...... کہہ کہہ کر اس کے شعور میں مردانہ خیالات و جذبات اُبھارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ مردانہ عادات اور چال ڈھال یا لباس کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض لڑکوں کو والدین بچپن ہی سے لڑکیوں کی طرح پرورش کرتے ہیں یا وہ لڑکیوں میں پلتے ہیں تو انہیں مردانہ عادات سکھانے پر کوئی محنت نہیں کرتے۔

اگر میسّر نہ ہو اور بچوں کو مجبوراً صنفِ مخالف کے کپڑے وغیرہ پہنائے جائیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب والدین جیب سے خرچ کر کے..... پورا بازار گھوم پھر کر..... اپنی پسند سے لڑکی کے لیے پینٹ، جینز یا جوگر وغیرہ خریدتے ہیں..... یا لڑکے کے لیے فراکیں اور چوڑی دار پاجامے لیتے ہیں، اسے انگوٹھی اور لاکٹ پہناتے ہیں تو یہ مجبوری نہیں محض شوق اور فیشن ہے۔

بعض خواتین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے تو وہ کہتی ہیں کہ "فلاں نے تحفہ دیا تھا، ہم نے تو نہیں خریدا یا پسند تو ہمیں بھی نہیں"..... عرض یہ ہے کہ کسی کا ہدیہ ہم استعمال کریں یا نہ کریں ہمارا اپنا اختیار ہے۔ نیز ہم احسن طریقے سے تحفہ دینے والے کو سمجھا کر امر بالمعروف کا فریضہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ہدیۃً ملے ہوئے ایسے کپڑے بچوں کو نہ پہنائے جائیں اور اپنا موقف عملاً واضح کر دیا جائے تو دینے والے خود ہی محتاط ہو جاتے ہیں۔

صنفِ مخالف کی مشابہت سے بچوں کو دور رکھنے میں والدین خود تو چشم پوشی سے کام لے ہی رہے ہیں۔ جب انہیں کسی تعلیمی ادارے کے سپرد کیا جاتا ہے تو اس وقت بھی یہ ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ ادارہ بچے کی تربیت، عادات یا یونیفارم میں اسلامی تعلیمات پر بھی کاربند ہے یا نہیں؟

صنفِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے کی عملی تربیت میں اکثر ادارے پیش پیش ہیں۔ وہ آئندہ نسل کو ٹیبلو شو اور ڈراموں میں ہیر رانجھا..... اور سسی پنوں بننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایکٹنگ سکھاتے ہیں۔ یہی فن جب بڑی عمر میں پختگی حاصل کر لیتا ہے تو یہ لوگ آرٹسٹ، فنکار، عوام کی خدمت کرنے والے، حکومت کے چہیتے اور اہلِ وطن کے آئیڈیل قرار پاتے ہیں۔ گویا جس کام کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت کا مستحق ٹھہرایا ہے، اسی ملعون کام کی بنا پر ان لوگوں کی عزت کی جاتی ہے۔

اس وقت میرے سامنے نوائے وقت، ۲ دسمبر ۱۹۹۶ء میں دی گئی ایک تصویری خبر ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ "علامہ اقبال میڈیکل کالج کی ایک تقریب میں طلبہ ہیجڑوں کے لباس میں وزیرِ اعلیٰ سے ویلیں لے رہے ہیں۔"

نوجوان لڑکوں کی اعلیٰ صلاحیتوں کو برباد کرنے کی یہ مشق تقریباً ہر تربیتی ادارے میں ہو رہی ہے اور والدین ان اداروں کو اپنی خون پسینے کی کمائی کی .... فیسیں ادا کر کے .... جانتے بوجھتے اپنے بچوں کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

(اقبال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ مخالف کی مشابہت اور امیرِ شہر کی ذمہ داری

اسلامی حکومت اور مسلمان شہروں کے سربراہوں، امیروں، عاملوں اور کوتوالوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ماتحت علاقوں میں اور لوگوں میں دین کی تعلیمات عام کریں، انہیں ممنوعات اور منکرات سے روکیں اور معروف کاموں کی تلقین کریں۔

مسلمان امراء کو چاہیے کہ مصنوعات تیار کرنے والوں پر یہ پابندی عائد کر دیں کہ وہ لڑکیوں کے لیے شرعی احکام کے مطابق اور لڑکوں کے لیے الگ شرعی احکامات کے مطابق اشیاء تیار کریں۔

صارفین کو چاہیے کہ وہ فضول اور لہو ولعب میں کام آنے والی اشیاء نہ خریدیں۔

اگر پھر بھی لوگ باز نہ آئیں تو پھر انہیں وہی سزا دیں جو رسول اللہ ﷺ نے صنفِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں کو دی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث کو لایا گیا جس نے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر فرمایا: یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ (یعنی مہندی کیوں لگاتا ہے)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ عورتوں کی مشابہت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے نقیع (چراگاہ) کی طرف بھگا دینے کا حکم دیا۔

کسی نے (آپ ﷺ کے غصے کو دیکھ کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اسے قتل کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت میں بھی عورتوں کی نقالی کرنے والے مردوں کو یہی سزا دی جاتی رہی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص ابوذویب تھا، آپ کو پتا چلا کہ وہ اپنے آپ کو بنا سنوار کر رکھتا ہے آپ نے اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا اور مدینہ سے دور شہر بصرہ میں بھجوا دیا۔

اسی طرح آپ نے جعدۃ السلمی نامی شخص کو بھی عورتوں میں بیٹھنے اٹھنے اور بننے سنورنے کی وجہ سے شہر سے نکال دیا تھا۔

(از فقہِ عمر بحوالہ فتح الباری، عنوان: تخنث)

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو بننے سنورنے اور عیش و عشرت سے دور رہنے کی خصوصی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا تسمعون !الا تسمعون انّ البُذاذَةَ من الایمان، ان البذاذةَ من الایمان

''کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ سادگی ایمان میں سے ہے، سادگی ایمان میں سے ہے۔'' (ابوداؤد:۴۱۶۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری بات

دورِ حاضر میں مغرب میں ظاہری طور پر مرد اور عورت کا فرق مٹ چکا ہے۔ مساوات کے جنون میں عورتیں مردوں کی طرح اور مرد عورتوں کی طرح نظر آنے اور کام کرنے کے جنون میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بے حیائی کی سنڈیاں مغربی تہذیب میں ہر جگہ سرسرا رہی ہیں۔ بے چینی اور بد اعتمادی کے بھبوکے اس کے پورے جسم سے اٹھ رہے ہیں۔ اب وہاں عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے بلکہ ہر شخص اپنے آپ سے شادی رچا رہا ہے۔ مرد و عورت میں باقاعدہ شادی کرنے کے رجحان میں تقریباً ۳۰٪ کی حد تک کمی آ چکی ہے۔ لوگ آپریشن کروا کر اور زنانہ یا مردانہ ہارمونز کے انجکشن لگوا کر اپنی جنس تبدیل کروا رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تخلیق کردہ قوانینِ فطرت میں بے جا ردوبدل کرنے کی گستاخانہ، مشرکانہ اور سفاکانہ حرکات جاری ہیں۔

مغرب کا جو طبقہ ابھی کچھ نہ کچھ انسانی فطرت کے قریب ہے وہ سخت پریشان ہے، یہ لوگ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں اگر یہی صورت حال رہی تو اگلی پانچ دہائیوں میں اس معاشرے میں نہ عورت عورت رہے گی نہ مرد مرد رہے گا...... ایک تیسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنس تیزی سے پھیل رہی ہے، جسے خود یہ پتا نہیں کہ وہ کون ہے؟ کس کام کے لیے ہے، اس کے ذمے اس دنیا میں کون سا کام لگایا گیا ہے۔

غور کیجیے! ایک جانور اور حشرے میں بھی نر اور مادہ کا فرق نمایاں ہے۔ نر کے اندر اللہ تعالیٰ نے فطری راہنمائی رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ جانتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے؟ یہی صورتِ حال مادہ کی ہے، وہ سب اپنا طبعی وظیفہ فطرت کے عین مطابق پورا کر رہے ہیں لیکن...... انسان جس کے پاس اختیار ہے وہ اس اختیار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی فطرت کو مسخ کرنے کے نظریات...... آلات...... ادویات...... اور پیشے عام کر رہا ہے۔

خلاقِ مطلق نے اور اس کے رسول ﷺ نے بھی فطرت کے طے کردہ قوانین میں تبدیلی کرنے والوں کے لیے صورتیں مسخ ہونے کی سزا جاری کر رکھی ہے۔ اس دنیا میں بنی اسرائیل اور ان جیسی کتنی ہی گمراہ، آوارہ اور شیطانی قومیں تھیں جنہیں قوانین شریعت اور قوانین فطرت کو مسخ کرنے کی وجہ سے بندر اور سور بنا دیا گیا۔ آج اس کمینگی اور خِسّت کی حد تک گر جانے والا طبقہ فطری قوانین کو تبدیل کرنے کی جسارت کرنے والا طبقہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے یہ سزا دے رہا ہے۔

انسانیت کی نجات اسی میں ہے کہ وہ قوانین فطرت کو اپنا کام کرنے دے، اس میں دخل اندازی کا وطیرہ ترک کر دے بلکہ فطرت کا ہم نوا بن کر رب کریم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کو اپنے اوپر لاگو کر کے خالق کے حضور سرِ تسلیم خم کر دے۔ اس میں اس کی دنیوی زندگی کا عروج اور اخروی زندگی کی فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔ مرد مرد بن کر رہے اور عورت عورت بن کر رہے، اپنی طبعی و شرعی ذمہ داریاں اپنی اپنی جگہ پر پوری کریں تا کہ رب کریم نے جنت کے عالی شان محل، اور دائمی عیش و عشرت کے انعام حاصل کر سکیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات ورسوم سیٹ

اپریل فول	عید میلاد النبی	قربانی کی مسائل
ویلنٹائن ڈے	بدعت کیا ہے؟	میراتھن ریس
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟	لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	حرمت والے مہینے
سالگرہ	شب برات	ماہ ذوالحجہ کے فضائل
آتش بازی اور لائٹنگ	رجب کے کونڈے اور شب معراج	ماہ محرم کے فضائل اور مروجہ برکات
یوم مزدور	کافروں کے تہوار اور ہمارا طرز عمل	نعرہ بازی
قرآن خوانی	سوگ اور تعزیت	زندہ کا مردہ کے لئے ہدیہ

03214609092 17

مشربہ علم وحکمت
0300-4270553
0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ